کتابیں اور بیسیوں وقیع اور علمی مقالات لکھ چکے ہیں۔ سیرت پر ان کی یہ کتاب جس پر انعام ملا ہے کافی ضخیم اور انگریزی زبان میں ہے ہم آنعزیز کو ادارہ برہان کی طرف سے اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وعافیت کے ساتھ اسلام اور علم کی زیادہ سے زیادہ خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

اس سلسلہ میں مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ رابطہ کے اخبار العالم الاسلامی مورخہ ۷ جولائی سے معلوم ہوا کہ اس سلسلہ کا پہلا انعام بھی ہندوستان میں رہا ہے اور وہ جامعہ سلفیہ بنارس کے مولانا صفی الرحمٰن صاحب کو ملا ہے۔ ادارۂ برہان موصوف کی خدمت بھی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

جامعہ دارالسلام عمرآباد جس کو مدراس کے ایک نہایت مخیر اور دیندار بزرگ جناب حاجی کاکا محمد عمر صاحب مرحوم نے ۱۹۲۴ء میں قائم کیا تھا اور جس کو اب ان کے دونوں پوتے کاکا محمد عمر صاحب اور مولوی کاکا سعید احمد صاحب بڑی محنت وجاں فشانی اور دل کی لگن کے ساتھ کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ جنوبی ہند کی مشہور اور نہایت وقیع عربی اور علوم دینیہ کی جدید طرز کی درس گاہ ہے۔ اور اس کا فیض ہندوستان کے باہر دوسرے ممالک تک میں پہونچا ہوا ہے۔ گزشتہ سال جامعہ نے اپنا پچاس سالہ جشن منایا تھا جس کا تذکرہ انہیں دنوں برہان میں آیا تھا۔ جشن کے بعد سے ہر لحاظ سے جامعہ کی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی ہے۔ نئی نہایت شاندار عمارت بن رہی ہے۔ طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ مصر اور سعودی عربیہ نے دو دو مبعوث بھیجے ہیں، اس سال جو طلبا فارغ ہوئے ہیں ان کی ایک خاصی تعداد مزید تعلیم کے لئے ریاض اور مدینہ منورہ جا رہی ہے۔

گذشتہ ماہ جولائی کی ۲۳ تاریخ کو جامعہ کا سالانہ جلسہ تھا۔ اوس کی صدارت کیلئے کاکا محمد عمر صاحب اور کاکا سعید احمد صاحب دونوں بھائیوں نے یاد فرمایا جامعہ سے میرا تعلق قدیم ہے مجھے کیا عذر ہو سکتا تھا چنانچہ ۲۲ کی شام کو کالیکٹ سے روانہ ہوا علی الصباح فجر کے وقت پہونچا۔ قیام کا انتظام کاکا سعید احمد صاحب کے بنگلہ پر تھا۔ ٹھیک دس بجے جلسہ شروع ہوگیا، بنگلور۔ مدراس، امبور دانمباڑی اور دیلور وغیرہ دور دور سے لوگ آئے ہوئے تھے، مجمع اتنا زیادہ تھا کہ لوگ جلسہ گاہ کے باہر سڑک پر کھڑے تھے قرآن مجید کی تلاوت کے بعد طلبا نے اردو، عربی، انگریزی، ملیالم، اور ٹمل زبانوں میں بڑی اچھی اور روانی سے تقریریں کی، اس کے بعد معتمد جامعہ کاکا محمد عمر صاحب نے رپورٹ پڑھی، پھر تقسیم اسناد کے بعد "مدارس عربیہ اور عصر حاضر" کے موضوع پر میری صدارتی تقریر سوا گھنٹہ ہوئی جسے ٹیپ رکارڈ کر لیا گیا، سب سے آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی اور شکریہ پر جلسہ ایک بجے برخاست ہو گیا۔ نماز ظہر اور کھانے سے فارغ ہو کر جدید عمارت کو جو زیر تعمیر ہے دیکھا۔ لائبریری بھی دیکھی مدرسہ کی پوری فضا علمی اور دینی ہے، اساتذہ طلبہ اور عمائد جامعہ سب اس رنگ میں رنگے ہوئے ہیں، جب تک رہا طبیعت بہت خوش اور بشاش رہی۔

یہاں سے فارغ ہو کر ۳½ بجے دانمباڑی کے لئے روانہ ہوا جو عمر آباد سے پندرہ سولہ میل دور اور متمول و خوش حال مسلمانوں کی قدیم اور مشہور بستی ہے۔ راستہ میں امبور پڑتا تھا۔ وہاں کھڑے کھڑے جناب حکیم فضل الرحمن صاحب سورتی مرحوم کے مکان پر اون کے بچوں اور بھتیجوں سے ملا۔ پانچ بجے کے قریب دانمباڑی پہونچا۔ یہاں مسلمان بچیوں کا ایک نہایت عالیشان اور ۱۹۰۰ء کا قائم شدہ عربی۔ دینیات اور انگریزی وغیرہ کا مدرسہ ہے اس